یوم چہارشنبہ

جلد ۲۹ | ۱۰ ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ ماہ شعبان سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۱۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۰۷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۷ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ

موجودہ جنگ میں انگلستان کی عورتوں کی خدمات اور احمدی خواتین

یوں تو جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ اسی وقت سے انگلستان کی عورتوں نے نہ صرف مختلف کاموں میں مردوں کا ہاتھ بٹانا شروع کر رکھا ہے۔ بلکہ کئی کاموں سے انہیں بالکل فارغ کر کے وہ کام خود سرانجام دے رہی ہیں۔ اور اس خوبی اور عمدگی سے سرانجام دے رہی ہیں کہ حکومت نے اسلحہ سازی اور صنعتی پیداوار میں حیرت انگیز اضافہ سے مطمئن ہو کر یہ تجویز کی ہے۔ کہ خالص جنگی کوششوں کے سلسلہ میں بھی ان میں سے جو اہل ثابت ہوں۔ ان سے کام لیا جائے۔ چنانچہ محکمہ لیبر کے وزیر نے اعلان کیا ہے کہ جنگی کوششوں کے سلسلہ میں عورتوں سے کام لینے کے متعلق حکومت نے انہیں جو اختیارات دیئے ہیں۔ ان کو استعمال میں لاتے ہوئے وہ ان عورتوں کو جن سے جنگی کوششوں کے سلسلہ میں کام لیا جا سکتا ہے۔ ترغیب دیں گے۔ کہ وہ گھروں کی چار دیواری سے نکل کر یا غیر فوجی سرگرمیوں کو ترک کر کے فوجی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ یا جنگی کارخانوں میں کام کریں۔

انگلستان کی عورتوں نے گزشتہ دو سال کے عرصہ میں جبکہ برطانیہ پر کئی بار نہایت ہی نازک اور پُر از خطرات لمحات آئے۔ جبکہ برطانیہ پر جرمنی کے ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو ہوائی جہازوں نے نہایت ہی وحشیانہ حملے کئے۔ جبکہ کئی کئی من کے گولوں نے مینہ کی طرح آگ برسائی۔ جبکہ کئی مقامات سے برطانوی فوجوں کو نہایت شدید نقصانات اٹھا کر واپس لوٹنا پڑا۔ جس ہمت و حوصلہ۔ جس صبر و استقلال۔ اور جس دلیری اور شجاعت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس کام کے لئے بھی انہیں بلایا جائے گا۔ اس میں حصہ لینے سے انہیں دریغ نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ جب تک ان کی قوم کا ایک ایک فرد خواہ عورت ہو۔ یا مرد۔ ہمہ تن مصروف عمل نہ ہو جائے گا۔ اور بڑی سے بڑی قربانی پیش نہ کر دے گا۔ اس وقت تک کامیابی نہ ہو سکے گی۔ اور کامیابی کے بغیر زندگی موت سے بدتر ہے۔

پس انگلستان کی عورتیں ایک طرف تو اپنے بھائیوں۔ بیٹوں۔ خاوندوں۔ اور دوسرے عزیزوں کو خوشی خوشی میدان جنگ میں بھیج رہی۔ اور اپنے جگر کے ٹکڑوں یعنی کم سن بچوں کو حکومت کے حوالے کر رہی ہیں۔ کہ ان کی حفاظت کے لئے انہیں جہاں چاہیں بھیج دیں۔ اور دوسری طرف خود ہر قسم کی خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہی جذبہ ہے۔ جو قوموں کی زندگی اور کامیابی کا باعث ہوتا ہے اور اسی کی وجہ سے ایک قوم دُنیا میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے اور عظیم الشان انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے دُنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے نہایت ہی بے سروسامانی کی حالت محض حق و صداقت کے ذریعہ دُنیا کا مقابلہ کر کے کامیابی حاصل کی۔ ایسی ہی کامیابی جیسی ازمنہ ماضیہ میں خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول حاصل کرتے رہے۔ یعنی ایک طرف تو اسلام کی صداقت کے دلائل اور براہین کا اس قدر ذخیرہ جمع کر دیا۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مذہب والوں کے پاس نہیں ہے۔ اور دوسری طرف ایک جماعت قائم کر دی۔ تا کہ وہ ان دلائل سے کام لے کر اسلام کو دُنیا کے کناروں تک پہونچا دے۔ اور تمام دینوں پر غالب کر دے۔

اس فرض کی سرانجام دہی کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بارہا توجہ دلا چکے ہیں نہ صرف مردوں کو۔ بلکہ عورتوں کو بھی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں کافی تعداد ایسی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور کرتی رہتی ہے لیکن اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ جماعت کا بہت بڑا حصہ ابھی اس فرض کی ادائیگی کا پورا حق ادا نہیں کر رہا۔ اور خاص کر خواتین بڑی کوتاہی کی مرتکب ہو رہی ہیں حتےٰ کہ کئی مقامات پر ابھی تک لجنہ اماء اللہ قائم نہیں کی گئیں۔ عورتیں سلسلہ کے لئے مالی قربانیوں میں بہت کم حصہ لیتی ہیں چنانچہ چندہ تحریک جدید کی فہرستوں میں کہیں شاذونادر ہی کسی خاتون کا نام نظر آتا ہے۔ تبلیغی کاموں میں بھی بہت پیچھے ہیں۔ اسی طرح بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف انہیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچپن سے ہی احمدیت کی محبت اور دین کے لئے فداکاری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔ اسلامی تعلیم کا نمونہ بنانا چاہیئے۔ اور خوب اچھی طرح یہ بات ان کے ذہن نشین کرنی چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے سپاہی ہیں۔ اور انہیں اپنی زندگی کا اصل مقصد احمدیت کی اشاعت اور دُنیا میں اس کے وقار کا قیام سمجھنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے سب کچھ قربان کر دینا اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔

المسیح

قادیان ۹ تبوک ۱۳۲۰ہش۔ ڈلہوزی سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۷ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ حضور کے اہل بیت و خدام بخیریت ہیں ؀

حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ معہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئی ہیں ؀

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے جو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے بوجہ بیماری رخصت پر تھے واپس آ گئے ہیں ؀

مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کا ساتواں وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر نے مورخہ ۳۱ ظہور ۱۳۲۰ہش موضع بھسّے میں ساتواں وقار عمل منایا۔ وقار عمل کے ساتھ تبلیغی جلسہ بھی تھا۔ یہ گاؤں امرتسر سے پندرہ میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کو واقع ہے۔ کچھ ممبر سائیکلوں پر گئے۔ لیکن اکثر حصہ نے بذریعہ ریل اور پندرہ میل آمد و رفت کا سفر پیدل کیا۔

گاؤں کی مسجد کی حالت مسلمانوں کی بے توجہگی اور دین سے لاپرواہی کا مرقع تھی۔ سقاوے ٹوٹیاں اور نالیاں سخت متعفن ہو رہی تھیں۔ خدام نے کوڑا کرکٹ نکال کر اور جگہ کو دھو کر پاک وصاف کیا۔ گاؤں کے ہندو مسلم اور سکھ معززین کافی تعداد میں جلسہ گاہ میں جمع ہو چکے تھے۔ سکھ صاحبان نے اپنے گردوارہ میں جلسہ کے لئے جگہ دی۔ سامعین میں سے اکثریت غیر مسلم معززین کی تھی۔ ڈیڑھ بجے سید بہاول شاہ صاحب قائد مجلس کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ چودھری محمد اسحاق صاحب بقاپوری نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مظفر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض پیش کی۔ بابو نذیر احمد صاحب نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی تحریک کی۔

بعد ازاں قائد صاحب نے ولکل قوم ھاد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے سوا گھنٹہ دلکش تقریر کر کے سامعین سے خراج تحسین وصول کیا۔ پھر ایک سکھ گیانی سوہن سنگھ صاحب نے صدر جلسہ کی اجازت سے تقریر فرمائی۔ اور اپنی اور اہل دیہہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور گیانی عباد اللہ صاحب کی تقریر کو سراہا۔ کہ انہوں نے ایسے اچھے حالات سنائے ہم نے آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایسی پاک باتیں سنی ہیں۔ گیانی جی نے جس عمدگی سے شبد پڑھ کر ہمیں محظوظ کیا میں پھر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ان کے بعد قائد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پیش کی۔ جس کو حاضرین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اور دعا کے بعد ساڑھے چار بجے یہ جلسہ ختم ہوا۔

جلسے کے بعد سردار دیوان سنگھ صاحب زمیندار موضع بھسّے نے اعلان کیا۔ کہ آج تو احمدی اپنے پروگرام کے مطابق آئے ہیں۔ اب میں گیانی صاحب کو دعوت دوں گا۔ کہ وہ ہمارے گاؤں میں آ کر ایسے مفید لیکچر دیں۔ اور بھی بہت سے معززین نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ اختتام جلسہ پر لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ہم نے آج تک ایسی اچھی باتیں نہیں سنیں۔ جلسہ کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اور خدام امرتسر کے لئے واپس روانہ ہوئے۔

(دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالےٰ کے تصرفات پر کامل یقین توحید ہے

”توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ کہہ لیا بلکہ توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جائے۔ اور اس کے آگے کسی دوسری شے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالےٰ کی پاک ذات کو سمجھا جائے۔ اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جائے۔ کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے۔ اور خدا کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جائے۔ اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے۔ اور لوگ اس سے بے زاری ظاہر کر رہے ہیں۔ اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا۔ اور وہ پھل نہ لائے گی تب تک گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشے پر بھروسہ ہے۔ اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں۔ تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ خدا کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے۔ یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ جب تک خدا تعالےٰ کا اذن نہ ہو۔ اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اسے خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے پانی کو پیدا کیا ہے۔ اور پانی نفع نہیں پہونچا سکتا جب تک خدا تعالےٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے۔ اور جب خدا چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے۔ ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا۔ اس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا۔ جو کام ہے خواہ معاشرت کا خواہ کوئی اور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے۔ تب تک مبارک نہیں ہوتا۔ غرض کہ اللہ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیئے۔ جس کا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے“؀

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

درس کی ضروری تحریک

تمام جماعت ہائے احمدیہ میں درس قرآن کریم۔ درس حدیث۔ اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کیا جانا ضروریات سے ہے۔ جن جماعتوں میں درس قرآن کریم یا حدیث دینے کی استعداد رکھنے والا کوئی نہ ہو۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو اردو میں ہیں درس جاری کر سکتی ہیں۔ اور یہ بھی عہدیداران کو نوٹ کرنا چاہیئے۔ کہ درس صرف مردوں میں ہی نہیں بلکہ عورتوں میں بھی جاری کرنا چاہیئے۔ جس جماعت میں ایک بھی عورت پڑھی ہوئی ہے۔ وہاں کی جماعت کو انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ باقی عورتوں کو جمع کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا درس دیا جائے۔ یہ ایک نہایت ضروری تحریک ہے اور جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ اس کا انتظام کر کے نظارت ہذا کو اطلاع فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

بھلوال ضلع سرگودھا میں تبلیغی جلسہ

جماعت ہائے احمدیہ علاقہ بھلوال کے زیر انتظام ۱۲۔۱۳۔۱۴ ستمبر کو بھلوال میں تبلیغی جلسہ ہوگا۔ مرکز سے مبلغین جائیں گے۔ اردگرد کی جماعتیں بکثرت شامل ہوں؀

ناظر دعوۃ و تبلیغ

چند مفید اور کار آمد باتیں

ایک کتاب بنام تراجم علمائے حدیث ہند" میں اختصار کے ساتھ دہلی اور صوبۂ یو۔پی کے قریباً دو سو گزشتہ اور موجودہ علمائے اہلحدیث کی زندگی کے حالات جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے بعض مفید اقتباسات احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں:۔

ورزشی کھیلیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت کے نوجوانوں کو محنت و مشقت کے کام کرنے اور اپنے اندر شدائد کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا کرنے کی بارہا نصیحت فرما چکے ہیں۔ وقار عمل۔ انگریزی کھیلوں کی بجائے دیسی کھیلوں کی ترویج۔ ایک کھانا کھانے۔ اور سادہ لباس پہننے کی تحریک درحقیقت اسی غرض سے ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید کا نمونہ بھی نوجوانوں کے لئے قابل توجہ ہے۔ آپ کے حالات زندگی میں لکھا ہے۔

"سن رشد پر (آپ نے) تمام قسم کی ورزشیں سیکھنا شروع کر دیں ٹپا اور گتکا مرزا رحمت اللہ بیگ سے سیکھ رہے ہیں۔ جن کی اپنی وضعداری کا یہ حال تھا۔ کہ شہزادے تک شاگردی کے خواہاں ہیں۔ مگر پذیرائی نہیں ہوتی اپنے رہائشی مکان کے قریب اکھاڑا کھود رکھا ہے۔ مہینوں لنگر باندھ کر کسرت کرتے رہے۔ جب کمال حاصل ہو گیا۔ تو لنگر کھول ڈالا۔ تیراکی کی مشق ہو رہی ہے۔ متواتر تین تین روز دریائے جمن پر پڑے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ تدریس کا مشغلہ بھی جاری ہے۔ طلبا بغل میں کتابیں دبائے گھاٹ پر لنگر ڈالے پڑے ہیں۔ آپ دریا پر جست لگا کر کنارے پر آتے ہیں۔ اور سبق پڑھاتے ہیں۔ اور سبق پڑھا کر پھر پیرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وعظ پڑھانے کے لئے دہلی سے آگرے تک کئی مرتبہ پیرتے ہوئے گئے۔ اور لوٹے بھی۔ اور جون کی جلانے والی لوؤں میں فتح پوری اور جامع مسجد کے صحن میں ننگے پاؤں چلنے کی مشق کی جا رہی ہے .... کڑاکے کی سردیوں میں باریک ململ کے کرتے کے ساتھ رات کے وقت چھت پر ٹہل رہے ہیں۔ بھوک اور پیاس کی مشق بھی جاری ہے۔ گھوڑے کی سواری استاد رحیم بخش سے سیکھی .... بندوق کے نشانہ میں گویا دست قضا پنہاں تھا۔ فرمایا کرتے۔ ناممکن ہے۔ کہ جانور میرے سامنے آئے۔ اور پھر زندہ بچ نکلے ایک مرتبہ کسی ہمراہی نے اس پر عرض کیا:۔

"اگر اس کی موت ہی نہ ہو۔ تو آپ کیونکر مار سکتے ہیں۔ فرمایا۔ اس کی موت نہ ہو گی۔ تو میرے سامنے آنے کا ہی نہیں۔" (صـ۷۳ تا ۷۵)

خاتم کے معنی

خاتم النبیین کے معنے عام طور پر مسلمان سلسلۂ نبوت کو بند کر دینے والا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں خاتم مرکب طور پر مقام مدح میں صرف افضلیت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے۔ کہ اب بھی نواب صدیق حسن خانصاحب کو خاتمۃ المفسرین لکھا جاتا ہے (صـ۳۷۔ صـ۲۶۹) اسی طرح شیخ نذیر حسین صاحب دہلوی کو خاتم المحدثین (صـ۱۲۱) اور نواب صدیق حسن خان صاحب کو خاتمۃ المحدثین (صـ۲۷۳ و صـ۳۷۶) کہا گیا ہے۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہیں شیخ نذیر حسین صاحب "خاتم الولایۃ المحمدیہ" کے خطاب کے ساتھ پکارا کرتے تھے (صـ۱۲۶)

اب کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ نواب صدیق حسن خان صاحب کے بعد کوئی مفسر۔ سید نذیر حسین صاحب کے بعد کوئی محدث۔ اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کے بعد کوئی ولی قیامت تک نہیں ہو گا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے معنے کوئی شخص قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ ان الفاظ کے معنے یہی ہیں۔ کہ کہنے والوں کے نزدیک شان مفسری۔ شان محدثیت۔ اور شانِ ولایت ان تینوں میں غایت درجہ کی پائی جاتی تھی۔ اسی طرح خاتم النبیین کے بھی یہ معنے نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نبیوں کو بند کر دیا۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ آپ تمام انبیاء سے افضل اور برتر ہیں۔

جہاد بالسیف کب ہونا چاہیئے

عام مسلمانوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ آپ نے جہاد کو منسوخ کر دیا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ آپ نے جہاد کو منسوخ نہیں کیا۔ بلکہ یہ بتایا ہے۔ کہ جہاد بالسیف کب اور کن حالات میں کیا جاتا ہے۔ اور یہ کہ جب وہ شرائط نہ پائی جائیں۔ تو جہاد بالسیف واجب نہیں ہوتا۔ اس کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے۔ کہ حضرت سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید نے جب سکھوں سے جہاد کیا۔ تو اس وقت آپ نے محض اسی لئے تلوار اٹھائی تھی۔ کہ دین اسلام قبول کرنے سے لوگوں کو جبراً روکا جاتا تھا۔ اور اسلامی احکام پر عمل کرنے میں بہت بڑی مشکلات حائل تھیں۔ چنانچہ ان کے حالات میں لکھا ہے:۔

"براۓ العین دیکھا۔ کہ مسلمانوں کو صرف دین کی وجہ سے تختۂ ظلم بنا رکھا ہے۔ اذان کی آواز تک سننے میں نہیں آتی۔ اگر نماز بھی مسجدوں کے دروازے بند کئے بغیر ادا کی جاتی ہے۔ تو سکھ سورما مسجد میں گھس کر نمازیوں کو مار پیٹ کرنے کے ساتھ قرآن مجید کی بے ادبی سے دل کا غصہ کم کرتے ہیں۔ دیہات کے مسلمانوں سے اللہ اکبر کی بجائے واہگورو کہلایا جاتا ہے۔ اور خود مسلمانوں کا یہ حال کہ توحید کی خوشبو تک سے معرّا اور مشرکانہ رسموں میں ملوث ہیں۔" (صـ۸۵)

پھر لکھا ہے:۔

"رام پور کے زمانہ قیام میں ایک ولائتی طالب علم سیّد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ کہ ہم اپنے اثنائے راہ ملک پنجاب میں ایک کنوئیں پر پانی پینے گئے تھے۔ ہم نے دیکھا۔ کہ چند سکھنیاں۔ یعنی سکھوں کی عورتیں اس کنوئیں پر پانی بھر رہی ہیں۔ ہم لوگ دیسی زبان نہیں جانتے تھے۔ ہم نے اپنے مونہوں پر ہاتھ رکھ کر ان کو اشارے سے بتلایا۔ کہ ہم پیاسے ہیں۔ ہم کو پانی پلاؤ۔ تب ان عورتوں نے ادھر ادھر دیکھ کر پشتو زبان میں ہم سے کہا۔ کہ ہم مسلمان افغان زادیاں فلانے ملک اور بستی کی رہنے والی ہیں۔ یہ سکھ لوگ ہم کو زبردستی پکڑ لائے۔ اور سکھنیاں بنا کر اپنی جوروئیں کر لیا ہے یہ سنکر ہم کو بہت رنج ہوا۔ کہ مسلمان عورتیں جبراً اس طرح سے کافر بنائی جاتی ہیں اے سید صاحب آپ ولی اللہ ہو۔ کچھ ایسا فکر کرو۔ کہ ان کو اس کفر سے نجات ملے۔" (صـ۸۸)

یہ حالات تھے۔ جن کے ماتحت آپ نے جہاد کیا۔ مگر آج کل ایسے حالات نہیں پائے جاتے۔ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ہر مذہب و ملت کے پیروؤں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ پس آج جہاد بالسیف بھی جائز نہیں۔ اور جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس بارہ میں اعتراض کرتے ہیں۔ وہ نادانی سے کام لیتے ہیں۔ مزید تعجب یہ ہے کہ اگر آج یہ جہاد جائز ہوتا۔ تو معترضین کو چاہیئے تھا۔ کہ بجائے دوسروں پر اعتراض کرنے کے خود جہاد کر کے دکھاتے مگر انہوں نے بھی کچھ نہ کیا۔ اس کا اقرار مولینا سید سلیمان صاحب ندوی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ:۔

"اس تحریک (یعنی تحریک اہلحدیث) کی ہمہ گیر تاثیر یہ بھی تھی۔ کہ وہ جہاد جس کی آگ اسلام کے ہجر میں ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔ وہ پھر بھڑک اٹھی۔ یہاں تک کہ ایک زمانہ گزرا کہ وہابی اور باغی مترادف لفظ سمجھے گئے۔ اور کتنوں کے سر قلم ہو گئے۔ کتنوں کو سولیوں پر لٹکنا پڑا۔ اور کتنے پابجولاں دریائے شور عبور کر دیئے گئے۔ یا تنگ کوٹھڑیوں میں انہیں بند ہونا پڑا۔ اور اب پردہ کیسا صاف کہنا ہے۔ کہ مولانا رحیم آبادی کی زندگی تک اس تحریک کے علمبرداران میں یہ رُوح کام کر رہی تھی ع

افسوس کہ قبیلۂ مجنوں کسے نماند"

(مقدمہ صہ ۳۵ صہ ۳۶)

پس جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ترک جہاد کا الزام لگاتے ہیں وہ اپنے متعلق غور کریں ۔

مثیل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو سکتا ہے

حضرت سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید کے حالات میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ان کے زمانہ میں ایک دفعہ لوگوں میں یہ بحث جاری ہوئی کہ "اللہ رب العزت حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سا دُوسرا پیدا کرنے پر قادر ہے یا نہیں؟" "مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم جیسا پیدا کرنے پر خداوند ارض وسما کو غیر قادر بتاتے تھے۔ سید نا اسمٰعیل نے اس آیت سے ہمیشہ کے لئے مہر بلب کر دیا۔ او لیس الذی خلق السموات والارض بقادرٍ علیٰ ان یخلق مثلھم بلیٰ وھو الخلاق العلیم۔ ترجمہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ وہ ایسے ہی اور آسمان اور اسی قسم کی اور زمینیں پیدا نہیں کر سکتا۔ کیوں نہیں اس قادر کے لئے کیا مشکل ہے۔" (صہ ۸)

اب سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مثیل پیدا کر سکتا ہے۔ تو امت محمدیہ میں نبوت کا سلسلہ بند کس طرح ہوا۔ اور یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے دعوئے نبوت کر کے اسلام کی ہتک کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں۔

اس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پس آپ کی نبوت پر اعتراض کرنے متذکرۃ الصدر بحث پر غور کریں۔ جب اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا انسان دنیا میں پیدا کر سکتا ہے۔ تو آپ کی غلامی میں نبی کیوں نہیں بنا سکتا۔

تجدید دین علماء کا کام نہیں

کئی لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب دنیا میں ہزاروں علماء موجود ہیں تو کیا وُہ تبلیغ اسلام کے لئے کافی نہیں۔ پھر ان کی موجودگی میں حضرت مرزا صاحب پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ تجدید دین علماء کا کام نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی نفس قدسی اسے سرانجام دیا کرتا ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ مبعوث فرمائے۔ چنانچہ سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید کا ذکر کرتے ہوئے بحوالہ تذکرہ مولانا ابو الکلام صاحب (صہ ۲۴۵ تا صہ ۲۴۶) لکھا ہے :۔

"کیا اُس وقت ہندوستان علم وعمل سے خالی ہو گیا تھا۔ یا حق پر چلنے والے اور حق کا درد رکھنے والے معدوم ہو گئے تھے۔ کون ہے جو ایسا کہہ سکتا ہے۔ خود اس خاندانِ عالی میں کیسے کیسے اکابر اساتذ علم وعمل موجود تھے۔ حضرت شاہ عبد العزیز کے درس وتدریس کی بادشاہت سمرقند وبخارا اور مصر وشام تک پھیلی ہوئی تھی۔ شاہ عبد القادر اور شاہ رفیع الدین علم وعمل کے آفتاب تھے۔ خاندان سے باہر اگر ان کے تربیت یافتوں کو دیکھا جائے۔ تو کوئی گوشہ ایسا نہ تھا۔ جہاں ان کا فیضانِ علم کام نہ کر رہا ہو۔ بایں ہمہ یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ وہ جو وقت کا ایک سب سے بڑا کام تھا۔ اس کے لئے کسی کے قدم کو جنبش نہ ہوئی۔ سب دوسرے کاموں میں رہ گئے یا حجروں کا کام یا مدرسوں کا لیکن میدان والا معاملہ کسی سے بھی نہ بن آیا۔ وہ گویا ایک خاص پہناوا تھا۔ جو صرف ایک ہی جسم کے لئے تھا۔ اور ایک ہی پر چست آیا۔" (صفحہ ۷۰)

یہی حال اس زمانہ میں ہوا۔ علماء بے شک اب بھی موجود ہیں۔ مگر کسر صلیب، اشاعت اسلام اور غلبۂ دین کا جو کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ وہ اور کسی سے نہیں ہو سکا۔ اور نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ان امور کے لئے جن قابلیتوں اور طاقتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وُہ علماء میں نہیں پائی جاتیں۔

زمانہ مسیح موعودؑ کی ایک علامت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ایک علامت اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمائی تھی۔ کہ اذا الصحف نشرت یعنی اس زمانہ میں کتابیں بکثرت پھیل جائیں گی۔ چنانچہ یہ پیشگوئی اب مطابع کی ایجاد سے پُوری ہو چکی ہے۔ مگر اس سے پہلے کتابوں کی جس قدر قلت تھی۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ

"ملک میں صحیح بخاری تک کی افراط نہ تھی۔ خود حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کے درس میں بخاری شریف کے دو نسخے تھے۔ جن کے اجزاء علیحدہ علیحدہ کر کے طلباء کو دیئے جاتے۔ کہ متفرق اسباق کے لئے اس کے بغیر اور کوئی سہولت نہ تھی۔" (صہ ۲۸)

گزشتہ زمانہ کا تصور کرتے ہوئے ہمیں خدا تعالےٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے۔ اور علمی کتابوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا کر عالم باعمل بننے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

فرقہ ناجیہ

"عبقات" میں حضرت سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید عام مسلمانوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں اولئک قد خلعوا ربقۃ الشریعۃ من عنقھم فلیسوا من اھل السنۃ فی شیٔ ذٰلک یسم بعضھم نفسہ بہ بل اھل السنۃ فی الحقیقۃ ھم الصحابۃ واتباعھم یعنی ان لوگوں نے شریعت کی رسی اپنے گلے سے نکال دی ہے۔ پس یہ اہل السنت نہیں۔ اہل السنت حقیقۃً صحابہ اور تابعین تھے۔ (تراجم علماء حدیث ہند صہ ۱۰۴ و ۱۰۵)

دوسری طرف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے حالات میں لکھا ہے کہ حجۃ اللہ البالغہ میں صہ ۱۳۵ پر آپ نے فرمایا ہے۔ "فرقہ ناجیہ وُہ ہے جو عقیدہ اور عمل دونوں میں کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین سے بظاہر النص فتوے جاری ہے" اور "غیر ناجی گروہ وہ ہے جو سلف کے عقیدہ وعمل کے خلاف جادہ پیما ہو جائے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کی اکثریت کبھی گمراہی پر متفق نہ ہوگی" (صہ ۲۰-۲۱)

اب نتیجہ ظاہر ہے کہ عام مسلمان فرقہ ناجیہ میں شامل نہیں۔ کیونکہ انہوں نے شریعت کی رسی اپنے گلے سے نکال دی ہے ۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اہل السنت والجماعت وہ گروہ ہے جو قرآن وحدیث پر ہو۔ اور جس کا ایک امام ہو۔ کیونکہ جماعت بغیر امام کے نہیں ہوتی۔ اسی طرح فرقہ ناجیہ بھی وہی ہو سکتا ہے۔ جو سلف صالحین کے عقائد واعمال کے خلاف جادہ پیما نہ ہو۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو آج جماعت احمدیہ میں ہی پائی جاتی ہیں کیونکہ اس وقت روئے زمین پر خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت ہی ہے جو عقائد اور اعمال کے لحاظ سے صحیح اسلام پر قائم ہے۔ اور جو ایک امام کے تابع ہونے کی وجہ سے جماعت کہلا سکتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں عام مسلمانوں کی حالت یہ ہے۔ کہ باوجود اس بات کے کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح ناصری کی وفات پر ہوا۔ وُہ حیات مسیحؑ کے قائل ہیں اور عملی حالت تو ظاہر ہی ہے۔

پس فرقہ ناجیہ کے متلاشیوں اور جماعتی برکات سے فیض یاب ہونے کے خواہشمندوں کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو احمدیت سے وابستہ کریں۔ اور اس جماعت میں شریک ہو کر اپنی رُوحانی تشنگی کو بجھائیں ۔

جمہوریت اور نازیت کے درمیان فرق

۱۴ اگست کو بحر اوقیانوس کے کسی خفیہ مقام سے پریذیڈنٹ روزویلٹ۔ اور مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے جمہوریتوں کے مقاصد جنگ۔ اور جنگ کے بعد دنیا کے لئے نئے نظام کے بارے میں جو مشترکہ اعلان جاری کیا تھا۔ اس کا مقابلہ نازیوں کے مقاصد اور مفروضہ نظام نو سے کیجئے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کیوں ساری دنیا نے بحر اوقیانوس والے مشترکہ اعلان کا تہ دل سے خیر مقدم کیا۔ اور جرمنی کے مقبوضہ علاقوں میں از سر نو زندگی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ نازیوں کے مقاصد اور ان کے نظام نو کے متعلق تمام نکات ہٹلر کی کتاب "مائین کیمپف" سے لئے گئے ہیں۔ جسے نازی اپنے لئے کتاب ہدایت تصور کرتے ہیں۔ یا ہٹلر کے ان اقوال سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جو اس کے ساتھی مشیر اور رفیق کار ہیر ان راشنگ نے جمع کر کے شائع کئے ہیں:-

چرچل اور روزویلٹ کا اعلان

(۱) ہمیں ملک گیری کی ہوس نہیں۔ ہم کسی غیر ملک کی چپہ بھر زمین نہیں چاہتے۔

(۲) ہم مختلف ممالک میں کوئی ایسی تبدیلی نہیں چاہتے جو ان ممالک کے باشندوں کی آزادانہ رائے کے مطابق نہ ہو۔

(۳) ہم تمام اقوام کے اس حق کا احترام کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے لئے اپنی مرضی کے مطابق طرز حکومت منتخب کر سکتے ہیں۔ نیز ہماری خواہش ہے کہ ان قوموں کی آزادی اور خودمختاری دوبارہ بحال کر دی جائے۔ جو ان نعمتوں سے محروم کر دی گئی ہیں۔

(۴) اپنے موجودہ واجبات کا مناسب خیال کرتے ہوئے ہم کوشش کریں گے کہ تمام چھوٹی یا بڑی فاتح یا مفتوح حکومتوں کو مساوی تجارتی حقوق حاصل ہوں۔ اور ان کی اقتصادی ترقی کے لئے جو خام اجناس ضروری ہیں۔ انہیں مل سکیں۔

(۵) ہم مزدوروں کے معیار کی اصلاح اور اقتصادی ترقی کے لئے اقتصادی سرگرمیوں میں تمام اقوام کے درمیان اشتراک اور تعاون کے حامی ہیں۔

(۶) نازی استبدادیت کی قطعی تباہی کے بعد ہمیں ایسے امن کی فضا کے قیام کی توقع ہے۔ جس کی بدولت تمام قومیں اپنی حدود میں حفاظت کے ساتھ رہ سکیں گی۔ اور انہیں اس بات کا یقین ہوگا۔ کہ تمام ملکوں میں تمام باشندے احتیاج اور خوف سے محفوظ زندگی بسر کر سکیں گے۔

(۷) ایسے امن کے دور میں تمام لوگوں کو کسی قسم کی رکاوٹ کے بغیر سمندروں میں آمد و رفت کا سلسلہ قائم کرنے کی آزادی حاصل ہوگی۔

(۸) ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حقائق کی بنا پر اور روحانی اسباب و وجوہ کے پیش نظر دنیا کی تمام قومیں طاقت کا استعمال ترک کر دیں۔ چونکہ اس وقت تک مستقبل کے امن کی فضا قائم اور برقرار نہیں رہ سکتی۔ جب تک بعض قومیں بری۔ بحری اور فضائی اسلحہ جنگ اپنی حدود سے باہر جارحانہ اقدام کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ یا جن سے ایسے جارحانہ اقدامات کا احتمال ہے۔ اس لئے ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے۔ کہ مستقل طور پر قیام امن کے لئے کوئی وسیع اور دیرپا نظام قائم ہونے تک ایسی قوموں کو غیر مسلح کر دیا جائے۔ ہم ایسے تمام ممکن العمل طریقوں کی حوصلہ افزائی بھی کریں گے۔ جن کی بدولت امن پسند قومیں اسلحہ جنگ کے تباہی خیز بوجھ سے نجات حاصل کر سکیں۔

ہٹلر کے اقوال

(۱) ہمیں سارے یورپ پر اور ان یورپین ممالک کی ساری نوآبادیوں پر قبضہ کرنا ہوگا۔ جرمنی اپنی قوت کو اپنی حدود سے باہر دُور دور تک مشرق میں۔ اور جنوب مشرق میں وسعت دے گا۔ ہمیں جنوبی امریکہ پر بھی حق حاصل ہے۔ تمام جانداروں کی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ نہ صرف اپنے دشمنوں کو مغلوب کریں۔ بلکہ انہیں تباہ و برباد کر دیں (ہٹلر کے اقوال)

(۲) یہ جدوجہد ساری دنیا پر ہمارے مستقل اور دائمی تسلط کے لئے دروازے کھول دے گی۔ جنگ کے بعد بھی غیر ملکی نسلوں کے غلاموں کا طبقہ ہوگا ہمیں ان کو عہد حاضرہ کے غلام کہنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے۔ (ہٹلر کے اقوال)

(۳) چھوٹی حکومتوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ ہم مساوات نہیں۔ بلکہ غلبہ چاہتے ہیں۔ ہم اقلیتوں کے حقوق یا از کار رفتہ جمہوریت سے متعلق دیگر ایسے معیاری مسائل پر وقت ضائع نہیں کریں گے۔ (ہٹلر کے اقوال)

(۴) جنگ کے خاتمے پر جرمنی کو ان تمام علاقوں کو اپنے اندر جذب کرنا ہوگا۔ جن کا جرمنی سے الحاق کیا گیا ہے۔ اقتصادی طور پر گو یا جرمنی کو اپنے اقتصادی نظام میں ردو بدل کرنا ہوگا۔ (نازی پارٹی کا اخبار وا لکشیر بیو باختر)

ہماری اعلے درجہ کی مصنوعات اور دیگر صنعتی پیداوار ساری دنیا میں کم داموں پر فروخت کی جائے گی۔ اس طرح امریکہ میں ۷۰ لاکھ بیکار نہیں رہیں گے۔ بلکہ تین اور چار کروڑ کے درمیان بیکار ہو جائیں گے۔ اس وقت مسٹر روزویلٹ فیوہرر کے آگے گھٹنے ٹیک کر درخواست کرے گا۔ کہ امریکہ سے صنعتی پیداوار نہیں بلکہ خام پیداوار جرمنی اپنی مقرر کردہ قیمت پر خرید کرے۔ (نازی زیر زراعت دارے کی تقریر)

(۵) غیر جرمن نسل کے باشندوں کی اراضی اور صنعتی جائیداد کسی قسم کے استثناء کے بغیر ضبط کر لی جائے گی۔ اور پارٹی کے ان ممبروں اور سپاہیوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ جنہیں اس جنگ میں بہادری کے لئے اعزازات دیئے جائیں گے۔ جرمنی کے اس طبقہ امراء کو غلام بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ یہ غلام غیر جرمن نسل سے ہوں گے۔ اور ان جرمن امراء کی ملکیت تصور کئے جائیں گے۔ ہمارے ذہن میں قرون وسطےٰ کی غلامی کا طریقہ ہے۔ جس کو اب عملی صورت دی جائے گی۔ مزدوری انتہائی امکان تک ارزاں ہوگی۔ تاکہ ہماری اقتصادی فتوحات دُور دور تک اور جلد از جلد وسعت پذیر ہو سکیں۔ (دورے)

(۶) دنیا پر صرف دہشت اور خوف سے حکومت کی جا سکتی ہے۔ دہشت مؤثر ترین سیاسی ہتھیار رہے۔ میں سیاسیات میں کسی اخلاقی قانون کو تسلیم نہیں کرتا کوئی ایسا آزاد خطہ نہیں ہوگا۔ جہاں کوئی شخص آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکے۔ (ہٹلر کے اقوال)

(۷) دنیا کی عظیم ترین طاقت کی حیثیت کے مطابق جرمنی کی بحری قوت کو وسعت دی جائے گی۔ یہ بحری قوت سارے کرۂ ارض پر جرمن جھنڈا لہرائے گی۔ (امیر البحر ریڈر)

(۸) جنگ ابدی ہے جنگ عالمگیر ہے۔ جنگ قوموں کی زندگی ہے (ہٹلر کے اقوال)

جنگ ختم ہو جانے پر بھی اسلحہ سازی اور اسلحہ بندی موجودہ رفتار سے جاری رہے گی۔ اور جرمنی دنیا کی نئی عظیم الشان طاقت بن جائے گی۔

دونوں پروگرام دنیا کے سامنے ہیں۔ ان کی تفصیل کے پیش نظر جمہوریت اور امن پسندوں کے خواہشمندوں نے اگر نازیت کو ٹھکرایا ہے۔ جرمنی کے مقبوضہ ممالک میں اگر بغاوتیں اور شورشیں شروع ہو گئی ہیں۔ تو تعجب کا مقام نہیں۔ ہندوستان اگر برطانیہ کا ساتھ دے رہا ہے۔ تو اسی لئے کہ جرمنی دنیا کو ان حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ جن کے حصول کی خاطر ہندوستان جدوجہد کر رہا ہے۔

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو یکم ستمبر تک اپنے وعدے پورے کر چکے

منشی فتح الدین صاحب کنسٹبل پولیس جالندھر ۶/۸
اہلیہ صاحبہ مرزا مہتاب بیگ صاحب دار العلوم ۵/۸
قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی معہ اہلیہ و پسر دار الفتوح ۳۵/۶
ڈاکٹر عبد المغنی صاحب کوئٹہ بلوچستان ۲۸/-
شیخ نیاز محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس دار الرحمت ۱۷/-
والدین " " " ۳۸/۸
اہلیہ صاحبہ " " " ۲۷/۸
حافظ بشیر احمد صاحب ابن " " ۶/۸
شیخ منیر احمد صاحب " ۵/۶

آپ نے اس سال میں ہی اکٹھا سات سال کا چندہ داخل کیا ہے۔ جب منظوری کے لئے خاکسار نے ان کی درخواست پیش کی۔ تو حضور نے اس پر رقم فرمایا۔ کہ "بڑی خوشی سے لیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ وہ جواب لازم ہوئے یا آمد پیدا کرنے لگ گئے ہیں۔ وہ سات سال کا دے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پانچ ہزاری فوج میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جس کے نام یادگار کے طور پر "منارۃ المسیح" کی طرح مرکزی لائبریری کے ہال پر کندہ کر دیئے جائیں گے۔

فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس دار الرحمت ۶/۸
بیگم ثروت صاحبہ انعام اللہ صاحب بنت شیخ نیاز محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس دار الرحمت ۷/- از رسالہ ہائے ماسبق
مرزا رحمت اللہ صاحب محمد نگر لاہور ۱۱/-
محمد اسمٰعیل صاحب ولد خیر الدین صاحب بودھی ننگل ۵/۳/-
میاں اللہ رحم صاحب دار الفضل قادیان ۵/۴/-
قریشی محمد اکمل صاحب معہ اہلیہ دار الفتوح ۱۱/۸
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب آف جموں ہائی سکول قادیان ۱۶/-
میاں عبد الجبار صاحب معہ اہلیہ چاہل لاہور ۱۰/۲
ملک مبارک احمد صاحب کراچی ۳۵/-
ڈاکٹر سراج الحق صاحب " ۲۵/-
میر محمد صاحب " ۶/۸
شہزادہ محمد عثمان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ جہلم ۳۴/-
بابو محمد سلیم صاحب معہ اہلیہ جہلم ۱۶/-

شمشیر علی صاحب قانون گو شمال اراضی جہلم ۱۰/۱۴
ملک عبد الغفور صاحب دوالمیال ۱۰/-
قاضی عبد الرحمٰن صاحب " ۵/۱۲
محمود شفقت صاحب ایم۔ اے پشاور چھاؤنی ۵۰/-
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان ۲۸/-
مولوی غلام محمد صاحب چک ۹۹ شمالی ۵/۱۲
منشی عبد اللہ صاحب کھاریاں گجرات ۱۲/۴
شاہ محمد صاحب " " ۵/-
چوہدری فضل محمد خان صاحب سڑوعہ ۵/۲
" عدالت خان صاحب " ۵/۱
" مظفر الدین صاحب ڈھاکہ بنگال ۲۵/-
مطلب خان صاحب گھاٹ میلہ سنگھ بھوم ۵/-
مسعود احمد خان صاحب یافنہ منڈی ۷/۸
عطا محمد صاحب رکھ برانچ ۱۹۵ ۵/۴
چوہدری حاکم دین صاحب بیال گڑھ ۵/۴
حافظ محمد اسحٰق صاحب مدرس چال راہوں ۱۲/۷
حافظ شفیق احمد صاحب معہ اہلیہ دار الرحمت ۱۵/۹
سید محمد اسمٰعیل صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ۱۸/-
قریشی خلیل الرحمٰن صاحب پانی پت ۵/۶/-
مولوی روشن الدین صاحب معہ اہلیہ مہت پور تکیریاں ۱۵/۸
منشی احمد علی صاحب شیخوپورہ ۵/۱۲
حکیم محمد عبد الجلیل صاحب معہ پسران شیخوپورہ ۲۰/-
بابو حبیب اللہ صاحب اوورسیر وزیرستان ۵/۸
اے۔ ایم حسن کویا صاحب کالی کٹ ۵/۸
ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازیخان ۲۶/-
میاں عبد الرحمٰن صاحب دوکاندار " ۶/۸
ملک ہدایت اللہ خان صاحب پنشنر خوشاب ۵/۶
" نصر اللہ خان صاحب ٹیچر " ۶/-
سید سردار شاہ صاحب " ۱۰/۴
میاں عبد الحکیم صاحب " ۵/۳
سید محمد علی صاحب نور تا تارم کنڈھی بنگال ۷۵/-
محمد عبد الغفور صاحب ٹھیکیدار کنڈہ گھاٹ ۶/-
سید حسام الدین صاحب پسر سید حسام الدین صاحب جمشید پور ۵/۶

پیر عبد الحمید صاحب محلہ دار الفضل قادیان ۱۶/۴/-
شیر محمد صاحب تلونڈی جھنگلاں ۶/-
منشی سلطان عالم صاحب گوٹریالہ ۳۷/-
حافظ امام الدین صاحب " ۶/۸/-
اہلیہ صاحبہ سید محمد اسمٰعیل صاحب آڈیٹر صدر انجمن ۱۸/-
مولوی محمد الدین صاحب گنج لاہور ۷۰/-
سید غلام حسین صاحب بھوپال ۱۱/۸
چوہدری محمد حسین صاحب چک ۳۱۳ ج ب ۷/-
" جلال الدین صاحب چک ۲۷ ج ب ۵/۶
سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں ۱۶/-
چوہدری محمد خان صاحب " ۵/۸
" خیر الدین صاحب " ۶/-
" سلطان علی صاحب چنہ ہرڈ گکھڑ ۸/۸
" اللہ دتا صاحب نمبردار ڈھپ چیمہ ۵/-
ملک عبد الکریم صاحب گڈس کلرک کندیاں ۳۸/-
ڈاکٹر نور الدین صاحب بدوملہی ۵/۴/-
محمد عبد اللہ ولد خیر الدین صاحب " ۶/-
چوہدری غلام رسول صاحب نمبردار چک ۱۲ بہاولپور ۲۳/-
حکیم غلام احمد صاحب اوڈھال بریا ۵/-
غلام علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ میانوالی ۱۰/۱۱/۶
نور احمد صاحب سکھے وال ناچی وال ڈاکخانہ ۵/۶/-
محمد بخش صاحب " ۵/۲
مرزا عبد اللہ صاحب ترپ جمعدار راولپنڈی ۲۰/۸
بابو شمس الدین صاحب چاکسواراں لائلپور ۲۲/-
اہلیہ صاحبہ عبد الرحمٰن صاحب اوجلہ ۵/۵/-
محمد سلیمان صاحب آڑہ ۵/۴/-
عطاء اللہ خان صاحب احمد آباد سندھ ۵/۸
حافظ رحیم بخش صاحب مرحوم " ۵/۸
میاں اللہ دتا صاحب پراچی نوشہرہ چھاؤنی ۵/۴
اہلیہ صاحبہ بابو عبد الرحمٰن صاحب انبالہ شہر ۶/۹
بابو عبد الحلیم صاحب " ۲۰/۳/-
میاں عزیز احمد صاحب کیمبل پور ۷/۸
حاتم علی صاحب ملتان ۶/۸
ملک محمد بخش صاحب " ۱۱/۸
بابو محمد ابراہیم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۵۳/-
محمد عبد اللہ صاحب مرال چونڈہ ۶/-
بابو محمد رفیق صاحب سیالکوٹی سوڈان ۶/۸/-
" عبد القادر صاحب گوجرانوالہ ۱۰/-

مرزا شمس الدین صاحب پشاور ۳۰/-
محمد عبد الحق صاحب " ۲۸/-
اہلیہ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب گوجرانوالہ ۷/۴
" بابو محمد افضل صاحب " ۷/۴
ارباب محمد نجیب خان صاحب ۶/۱۳
خواجہ محمد صدیق صاحب لاہور ۹۶/۸
بابو مجیب الرحمٰن صاحب " ۱۴/-
وجیہ الدین احمد صاحب " ۱۲/-
میاں عبد الکریم صاحب دہلی دروازہ لاہور ۳۲/-
مومنہ خاتون بنت خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب ۵/۴

آپ نے آئندہ تین سالوں کا بھی ادا کر دیا ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ آپ نے پہلے سال میں ۵/- کا حصہ لیا۔ اس کے بعد معذور ہو گئی تھیں۔ مگر دل میں شدید تڑپ اور خواہش تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی پکار کو سنا۔ انہیں ان کے والد بزرگوار نے ایک صد روپیہ دیا۔ تو وہ روپیہ ملتے ہی آپ نے دس سال کا چندہ تحریک جدید سب سے پہلے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا۔ اور بقیہ روپیہ کو بعد میں ہاتھ لگایا۔

مولوی رمضان علی صاحب ارجنٹائن امریکہ ۲۴/-
شیخ محمد شریف صاحب موگا ۵/-
" محمد حیات صاحب " ۵/-
اہلیہ بابو محمد جمیل خان صاحب فیروزپور ۶/۸
مولوی محمد حسین صاحب پنشنر " ۲۵/-
اہلیہ پیر اکبر علی صاحب " ۳۵/-
منشی رحمت خان صاحب فیروزپور چھاؤنی ۱۶/۴
چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب " ۲۵/۴
ملک محمود خان صاحب مردان ۴۷/-
شیخ عبد الغفور صاحب کھنہ لدھیانہ ۸/-
ڈاکٹر منیر احمد صاحب شاہ آباد کرنال ۲۰/-
مولوی عقیل احمد صاحب مونگھیر ۲۰/۸/۶
چوہدری ظفر اللہ صاحب معہ اہلیہ سکھر سندھ ۲/۵/۲
ملک محمد انور صاحب سکھر ۱۳/-
میاں کریم بخش صاحب نابھہ ۱۰/۶
خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب بیگم پور کنڈھی ۲۵۶/-
ملک میر احمد خان صاحب [illegible] ۶/-
چوہدری عنایت اللہ صاحب عزیز پور دوگری ۵/۴
" اللہ دتا صاحب " ۵/۴
میاں غلام قادر صاحب بھینی بانگر جبل پور ۵/۱۰

نام	رقم
اے باسط صاحب کلکتہ	۶/۸/-
لیس نائک فیروز الدین صاحب رام گڑھ بہار	۵/۱/-
۷۹۳۶ عبد الحمید صاحب کلرک " "	۵/-
مرزا محمد صادق صاحب لاہور	۱۰۷/-
اہلیہ " " " "	۱۳/-
امۃ اللہ بنت مرزا محمد صادق صاحب لاہور	۸/-
مرزا نذیر احمد صاحب ۶/۵ " " ۶/۴/- سالہائے ماسبق	
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب بکلوہ	۲۴۵/-
والدہ صاحبہ " " " "	۱۱/-
محمد اسمٰعیل صاحب برادر اکبر ڈاکٹر محمد رمضان صاحب بکلوہ	۱۱/-
چوہدری ولی محمد صاحب امرتسر شہر	۱۳/-
" عبد القادر صاحب " "	۱۵/-
شیخ عبد المالک صاحب " "	۱۱/۴
رشیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر شریف احمد صاحب امرتسر شہر	۹/-
بابو محمد ابراہیم صاحب امرتسر شہر	۱۱/۸
والدہ صاحبہ اختر محمود صاحب " "	۹/۸
مرزا غلام حسن صاحب " "	۵/-
ڈاکٹر سرفراز خان صاحب " "	۶/۸
بابو فیض محمد صاحب منٹگمری	۳۴/-
والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ نذیر احمد خان صاحب "	۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل "	۴۰/-
میاں غلام حسین صاحب اور سیر چارسدہ	۲۶۵/-
ملک سراج الدین صاحب جبل پور	۱۰/-
صوفی محمد رفیع صاحب سکھر سندھ	۶۵/-
ملک محمد بوٹا صاحب شیخ پور گجرات	۵/۸
سید پیر احمد معہ اہلیہ صاحبہ ہوشیار پور	۱۷/۵
سید احمد شاہ صاحب " ۹/۲	۵/-
میاں رحمت اللہ صاحب مالیپور "	۵/۳
ماسٹر سلطان محمد صاحب چک امرال اٹک	۸/-
مرزا برکت علی صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان	۲۱/۲
سید محمد اشرف صاحب مسجد مبارک "	۶۰/-
مسٹر عثمان سٹن صاحب لنڈن	۱۳/۴/۶
سید ممتاز احمد صاحب بخاری " ۷/۸ سالہائے ماسبق	
ڈاکٹر عمر عثمان صاحب ۲۱/۱۲/۹ "	
شریفہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب پسرور	۳۶/-
منشی عبد الوحید خان صاحب کوئٹہ	۸/-
فیروز الدین صاحب "	۶/-
منشی فیض احمد صاحب بشیر آباد (سندھ)	۵/-
چوہدری رستم علی صاحب گوٹھ امرتسری سندھ	۷/-
بابو ناظر حسین صاحب کوئٹہ	۵۸/-
" اکبر علی صاحب دار العلوم قادیان	۵۱/-
ماسٹر فقیر احمد صاحب جالندھر چھاؤنی	۶/۲

(باقی) فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

طہران ۷ ستمبر ہندوستانی فوجوں نے ایران کے مشہور شہر سلطان آباد پر قبضہ کر لیا ہے۔ گویا اب ایران میں تیل کے تمام چشمے برطانیہ کے کنٹرول میں آ گئے ہیں۔ یہاں ایک ماہر فن جرمن گرفتار کیا گیا ہے۔

سائیگاں ۷ ستمبر ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ سویڈن کی حکومت نے جرمنی کے دباؤ کے زیر اثر امریکن قونصلوں کو اپنے ملک سے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکن ایکٹرسوں کو سینماؤں میں ناچ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ امریکن فلموں کی نمائش بھی بند کی جا رہی ہے۔

ماسکو ۷ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دو سو کے قریب جرمن سپاہی جو ہلکے ٹینکوں سے مسلح تھے روسی فوجوں کے عقب میں پیراشوٹوں کے ذریعہ اترے۔ مگر سب ہلاک کر دیئے گئے۔ صرف ۱۵ سپاہی اور دو ٹینک سلامت رہے جنہیں قبضہ میں کر لیا گیا۔

لنڈن ۷ ستمبر ذمہ دار سیاسی حلقوں میں لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے جانشین کی تلاش ہو رہی ہے۔ لارڈ موصوف کے عہدہ میں توسیع کی میعاد بھی آئندہ اپریل میں ختم ہو رہی ہے ایونگ سٹینڈرڈ نے مسٹر سیموئیل ہور اور لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ اردن سابق وائسرائے ہند) کا نام پیش کیا ہے۔ بعض حلقوں میں موجودہ نائب وزیر ہند ڈیوک آف ڈیون شائر کا نام لیا جاتا ہے

مدراس ۷ ستمبر کہا جاتا ہے کہ وائسرائے کی نئی ایگزیکٹو کونسل سیاسی قیدیوں بالخصوص پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے سوال پر بہت جلد غور کرنے والی ہے۔ غالباً سب ممبر متفقہ طور پر ان کی رہائی کی سفارش کریں گے۔ سر سلطان احمد صاحب نے کہا ہے کہ وہ سیاسی ڈیڈ لاک دور کرنے کی کوشش کریں گے

لنڈن ۷ ستمبر ٹوکیو کی اطلاع ہے، کہ حکومت جاپان نے ایک انگریزی اخبار "نیوز ویک" کو بند کر دیا ہے۔ کیونکہ اس کے ایک مضمون میں یہ ذکر تھا۔ کہ تیسرے سال کے آخر میں لازمی طور پر اتحادی فتح یاب ہونگے۔ اور ہٹلر کو شکست ہو جائے گی۔

لنڈن ۸ ستمبر انگریزی ہوائی جہازوں نے گذشتہ شب برلن پر اتنے زور کا حملہ کیا۔ کہ اس سے قبل کبھی نہ ہوا تھا گذشتہ ہفتہ میں اس شہر پر یہ چوتھا حملہ تھا۔ جرمن ریڈیو نے مان لیا ہے کہ برطانوی جہازوں نے بہت سے دھماکے سے پھٹنے والے اور آتش افروز بم برسائے۔ جن سے کچھ لوگ زخمی ہوئے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ شمال مغربی علاقہ پر بھی حملے ہوئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے کیل اور بولون کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ بولون میں ایسی آگ لگی۔ کہ آج صبح تک نہ بجھ سکی۔

لنڈن ۸ ستمبر لینن گراڈ کی جنگ کے متعلق برلن میں کل امریکن نامہ نگاروں کو بتایا گیا۔ کہ روسی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر شہر جلد سر ہو جائیگا کیونکہ اسے پوری طرح گھیرا جا چکا ہے ماسکو میں رائٹر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ جرمن فوجیں لینن گراڈ کے رستوں سے بہت دور ہیں۔ اور جب تک ان رستوں پر نہ پہنچ جائیں۔ شہر کو گھیر لینے کا دعویٰ غلط ہے۔ اگر ان کا یہ دعویٰ صحیح بھی مان لیا جائے۔ کہ لینن گراڈ سے ماسکو جانے والی ریلوے لائن کاٹ دی ہے۔ تو بھی ایک ریلوے لائن موجود ہے جو جنوب کو جاتی ہے۔ ایک مشرق کو جاتی ہے۔ شمال کی جانب مرمانسک ریلوے لائن موجود ہے۔ اور یہ سب راستے اسی وقت بند ہو سکیں گے۔ جب جرمن بہت نزدیک پہنچ جائیں۔ سوویٹ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ والگا کی جرمن ری پبلک کے چھ لاکھ جرمنوں کو سائبیریا اور ترکستان میں آباد کر دیا جائے۔

کیونکہ جرمن جاسوسوں کی وجہ سے روس کی جنگی کوششوں کو خطرہ ہے۔

واشنگٹن ۸ ستمبر امریکن اخبار جہاز گریر پر حملہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ مسٹر روزویلٹ جمعرات کو اپنی تقریر میں اعلان کر دینگے کہ اگر آئندہ آئس لینڈ کو جاتے ہوئے کسی امریکن جہاز کو جرمن آبدوز نظر آئی۔ تو وہ اس کی طرف سے ابتداء کا انتظار کئے بغیر اس پر حملہ کر دیں گے۔

لنڈن ۷ ستمبر مقبوضہ فرانس میں جرمنی کے خلاف شورش بڑھ رہی ہے۔ دو روز ہوئے پیرس کی گلیوں میں ایک جرمن کو گولی مار دی گئی تھی آج ایک اور مار دیا گیا۔ شہر کے مشرق میں ایک ریلوے سٹیشن تباہ کر دیا گیا ہے

بیروت ۷ ستمبر لبنان اور فلسطین میں نئے حالات کے پیش نظر جاپان نے قونصل خانے بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہاں کا جاپانی قونصل جنرل معہ سٹاف جلد واپس جا رہا ہے شام اور لبنان سے جاپانی باشندے پہلے ہی جا رہے ہیں۔

لنڈن ۷ ستمبر جرمنی میں یہودیوں پر بعض نئی پابندیاں لگائی گئی ہیں سولہ سال سے بڑی عمر کے یہودیوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ جب تک وہ سینہ پر بائیں جانب مقررہ امتیازی نشان نہ لگائیں گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اور سرکاری حکام کی اجازت کے بغیر نقل مکانی بھی نہیں کر سکتے۔

واشنگٹن ۷ ستمبر نائب وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ ہم جنگ کے کنارے پر پہنچ گئے ہیں اگرچہ یہ ضروری نہیں۔ کہ مسٹر روزویلٹ اپنی تازہ تقریر میں اعلان جنگ بھی کر دیں۔

ٹوکیو ۷ ستمبر جہازوں کے مالکوں کے ساتھ ایک کانفرنس میں جاپان گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام تجارتی جہاز ایک کارپوریشن کے کنٹرول میں دے دیئے جائیں گے۔ اور حکومت جب کبھی کسی تجارتی جہاز کو اپنے قبضہ میں لانا چاہے گی۔ وہ کارپوریشن اسے اس کے حوالہ کر دے گی۔

صوفیہ ۷ ستمبر شاہ بورس نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بلغاریہ میں کمیونسٹوں کو سر نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔ ہم ان کی سرگرمیوں کو پورے زور کے ساتھ کچل دیں گے۔ روس کے خلاف جنگ میں شمولیت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ مگر یہ کہا کہ ہم جرمنی کے ساتھ ہیں

بخارسٹ ۷ ستمبر رومانیہ میں انقلاب کی پہلی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے جنرل انٹانسکو نے کہا۔ ہم نے بالشوازم کے خلاف جو جنگ شروع کر رکھی ہے۔ وہ ضرور کامیاب ہوگی۔ روسی بمباری سے جو ہمارا نقصان ہوا ہے وہ اس فائدہ کے مقابلہ میں جو اپنے صوبوں کو واپس لینے سے ہوا ہے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

لنڈن ۷ ستمبر دمشق کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ شام کے سابق فرانسیسی ہائی کمشنر جنرل ڈینٹز کو ایڈمرل ڈارلان کے ماتحت فرانسیسی وزارت میں شامل کر لیا جائے گا۔ جنرل موصوف ابھی ابھی برطانی قید سے رہا ہوئے ہیں۔ موسیو لاوال پر قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں ایک درجن کمیونسٹوں کو جو پہلے فرانسیسی پارلیمنٹ کے ممبر تھے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دمشق کے سرکاری اخبار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ فرانس میں یہ شرارتیں بعض کمیونسٹ ماسکو کے اشارہ پر کر رہے ہیں۔ جنہیں جلد کچل دیا جائے گا۔

ٹوکیو ۷ ستمبر جاپان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ میں جاپانی سرمایہ کی ضبطی کی وجہ سے امریکہ میں جاپان کے تین سرکاری دفتر بند کر کے ان کے ملازموں کو واپس بلا لیا گیا ہے

الہ آباد ۷ ستمبر ہائیکورٹ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ ججوں کو عدالتوں میں باقاعدہ وردی میں ملبوس ہو کر آنا چاہیئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی